احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 30

منگل 27- جولائی 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 27- جولائی 1999ء - 13 ربیع الثانی 1420 ہجری- 27- وفا 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 168

نصرت الٰہی کا مستحق

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

تین اشخاص کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے- ان میں سے ایک وہ ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے-

(سنن نسائی کتاب الجہاد باب فضل الروحۃ افی سبیل اللّٰہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو نیک نیتی سے مہمانوں کی خدمت کرتا ہے اس کا رزق کبھی ختم نہیں ہوتا

اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے احمدیوں کا تذکرہ مکمل ہو گیا

جلسہ سالانہ لندن 1999ء کی آمد کے پیش نظر مہمانوں کا اکرام کرنے کی تلقین و نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23-جولائی 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-23-جولائی 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے راہ مولا میں جان قربان کرنے والوں کا تذکرہ مکمل فرمایا اور جلسہ سالانہ لندن کی آمد کے پیش نظر مہمانوں کا اکرام کرنے کی نصیحت فرمائی- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ راہ مولا مین جان قربان کرنے والوں کے ذکر میں یہ آخری خطبہ ہے- اب جن لوگوں کے پاس مزید معلومات ہوں وہ تاریخ احمدیت کے شعبہ کے حوالے کر دیں اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مربی سلسلہ اڑیسہ کا ذکر فرمایا جو اپنے دینی سفر کے دوران ریلوے لائن عبور کرتے ہوئے گاڑی کے نیچے آکر وفات پا گئے- ایک بار گھاس پھونس کی بنی جھونپڑیوں کو لگی ہوئی آگ بجھانے کے لئے آپ نے دعا کی تو غیر متوقع طور پر بارش آگئی- آپ حسن علی صاحب سونگھڑوی کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے- مکرم عبدالمجید صاحب ابن عبدالکریم صاحب نلکہ ساز ربوہ نلکے لگانے کے لئے غانا بھجوائے گئے واپسی کے سفر میں بیمار پڑ گئے اور نیروبی میں دسمبر 1994ء کو وفات پائی- مکرم اے ٹی ایم حق اور مصطفیٰ علی صاحب ڈرائیور (بنگلہ دیش) ایک جماعتی وفد کے ساتھ دورے پر تھے کہ رائے گنج تھانہ کی مین روڈ پر کار حادثہ کا شکار ہو گئی- حق صاحب موقع پر فوت ہو گئے ڈرائیور مصطفیٰ علی صاحب ہسپتال جا کر فوت ہوئے- مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب لاہور نہایت اچھی شہرت کے حامل نیک اور ایماندار سول سرونٹ تھے- اور حضرت مولوی چوہدری محمد شریف آف فلسطین کے بیٹے تھے -30- اکتوبر 1998ء کو بعض قاتلوں نے دعوت الی اللہ کے جرم میں بے دردی سے راہ مولا میں قربان کر دیا- مکرم ملک اعجاز صاحب وزیر آباد ابن مکرم عنایت اللہ صاحب آف ڈھوئیے کو یم دسمبر 1998ء کو ایک قاتل نے آپ کی دکان پر فائر کر کے ہلاک کر دیا- مکرمہ مبارکہ بیگم صاحب اہلیہ مکرم محمد کلیم بٹ صاحب چونڈہ سیالکوٹ کو ایک نو مبائع کے گھر واقع ڈوگراں والی میں اس کے غیر احمدی بھائی نے 2- مئی 1999ء کو چھریوں کے پے در پے وار کر کے شدید زخمی کر دیا- موصوفہ 9- مئی 99ء کو وفات پا گئیں- آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اپنی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا- مجھے یقین ہے کہ اللہ کے نزدیک وہ راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں میں شامل تھیں- میرے کہنے یا نہ کہنے سے ان کے مرتبے میں کوئی فرق نہیں پڑتا- حضور نے فرمایا جب بھی ان کی وفات کا ذکر آتا ہے ایک شعر میرے ذہن میں آجاتا ہے کہ

مارا دیارِ غیر میں مجھ کو وطن سے دُور
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم

اللہ ان کو غریق رحمت فرمائے-

اس تذکرے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کی آمد کے پیش نظر مہمانوں کی خدمت کرنے کے حوالے سے احادیث سنائیں- جن میں ذکر ہے کہ ہر چھوٹے بڑے کو سلام کہیں- جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا احترام کرے- ایک حدیث کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ کی شان ہے کہ جو نیک نیتی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں مہمانوں کی خدمت کرتا ہے اس کا رزق کبھی ختم نہیں ہوتا-

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے مہمان نوازی کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات پیش فرمائے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جہاں تک ہو سکے مہمان کا خیال رکھا جائے- مہمان کا دل مثل آئینہ نازک ہوتا ہے- ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جاتا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہماری طرف سے ہر مہمان کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف بیان کرے- بعض بیمار ہیں ان کے لئے الگ انتظام ہو سکتا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا آج بھی جو معزز مہمان نیک نیتی سے آتے ہیں وہ خدا کے حضور درجہ پاتے ہیں- حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا الحمد للہ جماعت انگلستان اس پر عمل کر رہی ہے کہ مسلسل چوبیس گھنٹے چائے پلانے کا انتظام جاری رہتا ہے- دودھ کا بھی انتظام ہوتا ہے بعض مہمانوں کو الگ کھانا بھی دیا جاتا ہے- حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مہمان تکلف نہ کریں- حضور نے فرمایا نئے آنے والوں کی ضروریات کو مد نظر رکھا جائے- بعض کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا حضور نے فرمایا جماعت انگلستان نے اس ضمن میں اب انتظامات بہت بہتر کر دیئے ہیں- آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ بیان فرمایا اور آخر میں فرمایا کہ اگلے جمعہ کو مہمانوں اور میزبانوں کے حقوق و فرائض کے متعلق مزید بیان ہو گا-

ربوہ میں بجلی کی بندش کی

تکلیف دہ صورت حال جاری ہے

ربوہ: 26- جولائی- ربوہ میں بجلی کی روبار بار بند ہونے کا تکلیف دہ سلسلہ جاری ہے- ہفتہ' اتوار سوموار کے روز دن میں بار بار بجلی بند ہوتی رہی- دوپہر' سہ پہر اور پھر رات کو وقفے وقفے سے بجلی بند ہونے کا ناگوار سلسلہ جاری رہا- جمعہ کے روز دن کے وقت قریباً ساڑھے تین گھنٹے بجلی بند رہی- واپڈا کے اہلکاروں کو یہ توفیق نہیں کہ وہ طویل عرصہ بجلی بند رہنے کے بارے میں پیشگی اطلاع ہی دے سکیں- ملک میں بجلی وافر ہے بلکہ ضرورت سے زائد ہے اس صورت حال میں بجلی کی بار بار بندش واپڈا اہلکاروں کی غفلت کا واضح اظہار ہے- اہل ربوہ نے چیئرمین واپڈا سے اپیل کی ہے کہ وہ اس صورت حال کا نوٹس لیں اور نااہل اہلکاروں کے خلاف قرار واقعی کارروائی کریں- تاکہ اہل ربوہ شدید گرمی کے اس موسم میں اس تکلیف دہ اور پریشان کن صورت حال سے نجات پا سکیں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

○ عزیزم ناصر ثانی ابن مکرم محمد افضل عارف صاحب (وائیٹ ویز والے) نے امسال میٹرک کا امتحان گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے دیا- اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ 742/850 نمبر حاصل کر کے ربوہ بھر کے سکولوں میں طلباء و طالبات میں اول پوزیشن حاصل کی ہے- نیز تحصیل بھر کے طلباء و طالبات میں بھی اول پوزیشن حاصل کی ہے-

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

راہِ مولا میں جان قربان کرنے والوں کے خاندان گواہ ہیں کہ خداتعالیٰ نے ان پر کتنے فضل نازل کئے ہیں

حضرت مصلح موعود کے دور کے بعض (راہِ خدا میں جان قربان کرنے والوں) کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز بتاریخ 30- اپریل 1999ء بمطابق 30- شہادت 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

عزیزم غلام قادر کی (قربانی) کے تعلق میں جو سلسلہ خطبات شروع ہوا ہے ان سب کا عنوان یہی آیت ہے (-) (سورۃ البقرہ آیت 155) کہ خدا کی راہ میں جو لوگ مارے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم لوگوں کو شعور نہیں ہے۔ اس تسلسل میں آج کے خطبہ کا آغاز میں اپنی عزیز بھانجی نچھو کے خط کے تذکرے سے کرتا ہوں۔ انہوں نے جو تفصیلی خط لکھا ہے اس میں لکھتی ہیں کہ مجھے اس خیال سے بیحد خوشی ہوتی ہے کہ غلام قادر کی (قربانی) کی وجہ سے وہ سلسلہ شروع ہو گیا (قربانیوں) کے تذکرے کا جس میں حضرت (-) صاحبزادہ عبداللطیف کی (قربانی) سے شروع ہو کر پھر آخر دوسرے (قربان ہونے والوں) کا ذکر خیر جاری ہو گیا۔ وہ لکھتی ہیں کہ مجھے خوشی اس بات سے ہوتی ہے کہ میرا خاوند آغاز بن گیا ہے اس کا۔ اس کی (قربانی) کے ذکر سے یہ سارے پیارے پیارے ذکر چل پڑے اور بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس ذکر خیر پر اٹھنے والی دعاؤں میں اس کو بھی شریک رکھے اور غلام قادر کے درجات بھی اس ذکر خیر کی وجہ سے بڑھاتا رہے۔ تو یہ بہت ہی پیارا تبصرہ ہے اور اسی تعلق میں میں یہ سارے (قربانیوں) کے واقعات بیان کر رہا ہوں۔

اگرچہ اب تک مختلف ادوار کی (قربانیوں) کے متعلق ابھی تفصیلی اعداد و شمار جمع نہیں ہو سکے کیونکہ بہت سی ایسی (قربانیاں) بھی ہیں جن کا ذکر اس وقت محفوظ نہیں ہے یا نمایاں طور پر اس وقت جو حوالے پیش کئے ہیں ان کے سامنے نہیں آسکا۔ لیکن وہ رفتہ رفتہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی دور کی کوئی بھی (قربانی) باقی نہ رہے جس کا ذکر ہماری تاریخ میں نہ ہو چکا ہو۔

آج میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کے دور کی (قربانیوں) کا ذکر **حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب (-) افغانستان** کے ذکر سے کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو لندن میں قیام کے دوران یہ دردناک اطلاع پہنچی کہ امیر امان اللہ خان شاہ افغانستان کے حکم سے کابل میں ایک احمدی (مربی) مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو 31/ اگست کو چونتیس سال کی عمر میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کر دیا گیا۔ اناللہ....

مولوی نعمت اللہ خان صاحب ابن امان اللہ خان صاحب کابل کے قریبی گاؤں خوجہ تحصیل رخہ ضلع پنج شیر کے رہنے والے تھے اور افغانستان سے دینی تعلیم حاصل کرنے قادیان تشریف لائے تھے اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ 1919ء میں دوران تعلیم ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) نے انہیں کابل کے احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے روانہ کر دیا۔ آپ اپنے فرائض تندہی سے ادا کر رہے تھے کہ 1923ء کے آخر پر اطلاع ملی کہ دو احمدیوں کو افغانستان کی حکومت نے قید کر لیا ہے۔ اس اطلاع کے بعد شروع جولائی 1924ء میں مولوی نعمت اللہ صاحب کو حکام نے بلایا اور بیان لیا کہ کیا وہ احمدی ہیں؟ پہلے تو ان کو یہ صحیح بیان دینے پر کہ وہ احمدی ہیں رہا کر دیا گیا مگر پھر جلد ہی آپ کو جیل میں ڈال دیا گیا۔

یکم اگست 1924ء کو مولوی نعمت اللہ صاحب نے قید خانہ سے فضل کریم صاحب بھیروی مقیم کابل کو ایک مفصل خط لکھا۔ یہ ہم نہیں جانتے کہ کیسے جیل کی سخت نگرانی کے باوجود ان کو یہ خط لکھنے کی توفیق مل سکی اور وہ خط باہر بھجوانے کی توفیق مل سکی مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چھپا ہوا ہمدرد وہاں موجود تھا جس کے ذریعہ سے یہ کارروائی ہوئی کیونکہ وہ ان کے ہاتھ ہی کا خط لکھا ہوا ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ وہ اپنے خط میں جو فارسی میں ہے جس کا ترجمہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں لکھتے ہیں۔

"یہ کمترین بندہ داعی (احمدیت) تیس روز سے ایسے قید خانہ میں ہے جس کا دروازہ اور روشن دان بھی بند رہتے ہیں اور صرف ایک حصہ دروازہ کھلتا ہے۔ کسی سے بات کرنے کی ممانعت ہے۔ جب میں وضو وغیرہ کے لئے جاتا ہوں تو ساتھ پہرہ رہتا ہے۔ خادم کو قید میں آنے کے دن سے لے کر اس وقت تک چار کوٹھڑیوں میں تبدیل کیا جا چکا ہے لیکن **جس قدر بھی زیادہ اندھیرا ہوتا ہے اسی قدر خداتعالیٰ کی طرف سے مجھے روشنی اور اطمینان قلب دیا جاتا ہے۔**"

یہ (قربان ہونے والوں) کے دل کی داستان ہے جو سو فیصد درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح اندھیرے کمروں میں بھی اس کا نور اترتا ہے اور مظلوموں کے دلوں کو روشن کر دیتا ہے۔ مولوی صاحب (-) نے مکرم فضل کریم صاحب کو لکھا۔ ایک اور خط میں لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور یہ خط بھیج دیں۔ علاوہ ازیں بذریعہ تار یا خط میرے احمدی بھائیوں کو میرے حال سے اطلاع دیں تا وہ دعا کریں۔ دعا کیا کریں 'کہ خدا تعالیٰ مجھے دین متین کی خدمت میں کامیاب کرے۔ میں ہر وقت قید خانہ میں خداتعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق بندے کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ **میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخشے اور قتل ہونے سے نجات دے بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس بندہ نالائق کے وجود کا ذرہ ذرہ (احمدیت) پر قربان ہو۔"** (ترجمہ از اصل خط فارسی)

الغرض مولوی نعمت اللہ خان صاحب محکمہ شرعیہ ابتدائیہ میں پیش کئے گئے جس نے 11- اگست 1924ء کو آپ کے ارتداد اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا۔ 14- اگست کو آپ عدالت مرافعہ کابل کے سامنے پیش کئے گئے جس نے آپ کے دوبارہ بیانات لینے کے بعد فیصلہ کی توثیق کرتے ہوئے مزید حکم دیا کہ نعمت اللہ خان کو قتل کرنے کی بجائے ایک بڑے ہجوم کے سامنے سنگسار کیا جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق تقریباً دو ماہ کی قید و بند کی مصیبتیں جھیلنے کے بعد 31- اگست کو پولیس نے مولوی صاحب کو لے کر کابل کی تمام گلیوں میں پھرایا اور ہر جگہ منادی کی کہ یہ شخص آج ارتداد کی پاداش میں سنگسار کیا جائے گا لوگ

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس موقع پر حاضر ہو کر اس میں شامل ہوں۔

دیکھنے والوں کی شہادت ہے کہ جس وقت آپ کو گلیوں میں پھرایا جا رہا تھا اور سنگساری کا اعلان کیا جا رہا تھا تو آپ گھبرانے کی بجائے مسکرا رہے تھے۔ گویا آپ کو موت کا فتوئ نہیں دیا جا رہا تھا بلکہ عزت افزائی کی خبر سنائی جا رہی تھی۔ عصر کے وقت آپ کو کابل کی چھاؤنی کے میدان میں سنگسار کرنے کے لئے لایا گیا تو آپ نے اس آخری خواہش کا اظہار کیا (-) کہ اس دنیا کی زندگی ختم ہونے سے پہلے ان کو اپنے رب کی عبادت کرنے کا آخری موقع دیا جائے۔ حکام کی اجازت ملنے پر انہوں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد کہا کہ اب میں تیار ہوں' جو چاہو کرو۔ آپ کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا اور پہلا پتھر کابل کے سب سے بد بخت عالم نے پھینکا۔ اس کے بعد چاروں طرف سے پتھروں کی بارش شروع ہو گئی یہاں تک کہ آپ پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دب گئے اور خدا تعالیٰ کے راستہ میں (قربان) ہو گئے۔ اناللہ.....

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کی (قربانی) کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو جو نصیحت کی یہ آپ کا وہ پیغام ہے جب قادیان میں ان کی (قربانی) پر ایک اجلاس کیا گیا تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ پیغام بھی تھا۔ غم کے اس وقت میں ہمیں اپنے فرض کو نہیں بھلانا چاہئے جو ہمارے اس مبارک بھائی کی طرف سے ہم پر عائد ہوتا ہے جس نے اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کر دی ہے۔ اس نے اس کام کو شروع کیا ہے جسے ہمیں پورا کرنا ہے۔ آؤ ہم اس لمحہ سے یہ مصمم ارادہ کریں کہ ہم اس وقت تک آرام نہیں کریں گے جب تک ہم ان (قربان ہونے والوں) کی زمین کو فتح نہیں کر لیں گے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب' نعمت اللہ خان صاحب اور عبدالرحمان صاحب کی روحیں آسمان سے ہمیں ہمارے فرائض یاد دلا رہی ہیں اور میں یقین کرتا ہوں کہ احمدیہ جماعت ان کو نہیں بھولے گی۔ (ملخص از تاریخ احمدیت جلد پنجم ص 447 تا 459) یہ امر واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ان واقعات کو کبھی نہیں بھولی اور آج بھی (قربانی) کے لئے اسی طرح احمدی دل مچل رہے ہیں جس طرح پہلے مچلا کرتے تھے۔

اب دوسرا واقعہ بھی کابل ہی کی سرزمین کا واقعہ ہے۔ مولوی عبدالحلیم صاحب ساکن چراسہ اور قاری نور علی صاحب ساکن کابل کو 5/ فروری 1925ء کو (قربان) کیا گیا۔ 5/ فروری 1925ء کو امیر امان اللہ خان والیٔ افغانستان کے حکم سے آپ سنگسار کئے گئے۔ اس موقع پر اخبار ریاست دہلی نے بھی اپنے 21 فروری 1925ء کے شمارہ میں لکھا "افغان گورنمنٹ کا یہ وحشیانہ فعل موجودہ زمانہ میں اس قدر قابل نفرت ہے کہ جس کے خلاف مہذب ممالک جتنا بھی صدائے احتجاج بلند کریں کم ہے۔ دنیا میں کسی شخص کا مذہبی عقائد کی صورت میں حکومت کی طرف سے ظلم کیا جانا اور بے رحمی کے ساتھ قتل کیا جانا باعث (قربانی) ہوا کرتا ہے اور بلاشبہ نعمت اللہ اور اس کے دو شجاع اور بہادر قادیان میں (قربان) کہلائے جانے کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے عقائد کے مقابلہ میں دنیاوی لالچ اور راحت و آرام کی پروانہ کی اور اپنے فانی جسم کو پتھروں' اینٹوں اور دوسری بے جان چیزوں کے حوالے کر دیا۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما" عالم کے صفحے پر ہماری ہمیشہ کی زندگی ایک ایسا نقش چھوڑ گئی ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا۔ "ہم جہاں افغان حکومت کے اس ظالمانہ فعل کے خلاف نفرت اور انتہائی حقارت کا اظہار کرتے ہیں وہاں ان (قربان ہونے والوں) کے خاندانوں اور قادیانی فرقہ کے تمام لوگوں کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عقائد پر مضبوط رہ کر دنیا میں ظاہر کر دیا کہ ہندوستانی اب بھی اپنے عقائد کے مقابلہ پر بڑی سے بڑی مصیبت کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں"۔ تو آپ کی (قربانی) نے صرف کابل ہی کی سرزمین پر ایک ماضی کے بہترین اسوہ کو زندہ نہیں کیا بلکہ ہندوستان کی سرزمین بھی اس واقعہ پر فخر کرنے لگی۔

جب یہ خبر قادیان پہنچی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس سلسلے میں منعقد ہونے والے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ وہاں موجود تھے وہاں ایک اجلاس ہوا جس سے آپ نے خطاب کیا اور اس خطاب میں فرمایا۔ "مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کر کے — اخلاق کو سیکھیں اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے باز آ جائیں۔ میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ بے وقوفی ہے۔

اس تقریر کے ذریعے میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانے میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو طاقت اور قوت کے وقت ظاہر ہوں۔ ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جبکہ انسان بر سر حکومت ہو۔ اس لئے میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا"۔ اور یہ ضرور ہو گا اٹل تقدیر ہے جو کسی قیمت بھی ٹالی نہیں جا سکتی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ایسا ہو گا کہ جب حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو یہ حکومت اور بادشاہت ان پرانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں عطا فرمائے گا۔ "تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں۔ جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں وہ بھی برداشت سے کام لیں۔ طاقتور ہونے کے باوجود برداشت سے کام لیں اور اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے آگے بڑھیں۔" (الفضل قادیان 19/ فروری 1925ء)

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور کی ایک اور (قربانی) کا ذکر کرتا ہوں جو شیخ احمد فرقانی صاحب کی (قربانی) ہے اور یہ عراق میں واقع ہوئی۔ 16/ جنوری 1935ء کو۔ ایک عرب نوجوان الحاج عبداللہ صاحب نے جو ایک نہایت مخلص احمدی ہیں اور ایک لمبا عرصہ قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آج کل اپنے وطن میں (دعوت) احمدیت میں مصروف ہیں۔ حضرت (-) خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جو حال ہی میں پہنچا ہے۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں۔ آج بغداد سے خط موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ شیخ احمد فرقانی جو عرصہ دس سال سے احمدیت کی وجہ سے مخالفین کے ظلم و ستم برداشت کرتے چلے آ رہے تھے جن کا لوگوں نے بائیکاٹ کر رکھا تھا' ان کو (قربان) کر دیا گیا ہے۔ اناللہ......

وہ لواء کرکوک میں اپنے گاؤں میں رہتے تھے جو بغداد سے قریباً دو سو میل کے فاصلے پر ہے۔ جب میں بغداد میں تھا تو وہ کئی ہفتے میرے پاس آکر رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود (-) سے بے حد محبت اور اخلاص رکھتے تھے۔ آپ کے فارسی اور عربی اشعار سن کر وجد میں آ جاتے تھے اور زار زار رونے لگ جاتے تھے۔ یہ خط ان کا الفضل قادیان دارالامان مورخہ 14/ فروری 1935ء کو شائع ہوا۔ حضرت احمد الفرقانی رحمہ اللہ نے "مصائب الانبیاء والابرار علی ایدی السفلۃ والاشرار" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی تھی جو چھپ نہ سکی لیکن اس کتاب کا ایک قیمتی اقتباس مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم نے اپنے رسالہ البشریٰ (ربیع الثانی 1354ھ مطابق جولائی 1925ء ص 26'27) میں شائع کر دیا تھا۔ اگر کسی نے یہ خط دیکھنا ہو تو اس رسالہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔

اب اس کے بعد جو (قربانی) کا نمبر آتا ہے وہ بھی افغانستان ہی کی (قربانی) ہے۔ ولی داد خان صاحب افغانستان۔ تاریخ (وفات) 15- فروری 1939ء ولی داد خان صاحب جو ایک لمبا عرصہ دارالامان میں تعلیم حاصل کرتے رہے پھر وہ اپنے آپ کو تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت (-) خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر وقف کر کے حضور کے منشاء کے بموجب تخمیناً تین سال تک مجاہد تحریک جدید رہے۔ اس کے بعد وہ بخوشی علاقہ خوست یعنی اپنے گاؤں میں جو کہ برطانوی اور افغانی حکومت کی حد فاصل پہاڑ کی چوٹی پر واقع اور بالکل آزاد علاقہ ہے آ گئے جہاں اپنے چچازاد بھائی خالیداد کی لڑکی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح کیا اور خدا تعالیٰ نے ایک لڑکا بھی دیا۔

اب ان ظالموں کا کلیجہ دیکھیں۔ کیسے پتھر دل انسان ہیں جو بدبختیوں سے آج تک باز نہیں آ رہے۔ لڑکے کی عمر ابھی ڈیڑھ ماہ کی ہوئی تھی کہ ان کی بیوی کے بھائیوں نے اس ننھے معصوم بچے کو قتل کر دیا' ذبح کر دیا اس بچے کو۔ اور پھر غالباً چوتھے دن پندرہ فروری کو نہایت بے دردی اور بے رحمی سے تین گولیوں سے ہمارے بھائی کو قتل کر کے (قربان) کر دیا۔ تین دن تک مرحوم کو ان ظالموں نے بغیر دفن کئے رکھ چھوڑا اس کے بعد انہیں کہیں پھینک دیا۔ اناللہ........

اب خلافت ثانیہ کے دور کی ایک (قربانی) جو 1948ء میں ہوئی اس کا ذکر کرتا ہوں۔ **ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب (۔)** امرتسر کی مشہور احمدی قاضی فیملی کے چشم و چراغ قاضی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ انجینئر لائلپور کے صاحبزادے اور قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) کے بھتیجے تھے۔ قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم کو ہندوستان میں عظیم الشان علمی خدمات کرنے کی توفیق ملی ہے اور ان کا نام پنجاب کی علمی تاریخ میں بالخصوص ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر صاحب بہت متدین نوجوان تھے۔ انہوں نے قادیان میں بھی درویشی کے ایام کاٹے ہیں اور وہاں اپنے آپ کو وقف کیا تھا۔ زمانہ درویشی کے ابتدائی ایام نہایت وفا شعاری سے قادیان میں گزارے اور گراں قدر طبی خدمات بجالاتے رہے۔ واقعہ (قربانی) منقول از تحقیقاتی عدالت۔ یہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں سے یہ واقعہ لیا گیا ہے۔ جج لکھتے ہیں مرزا بشیرالدین محمود احمد 1948ء کے موسم گرما میں کوئٹہ میں مقیم تھے۔ ان کی موجودگی میں ایک نوجوان فوجی افسر میجر محمود جو احمدی تھا نہایت وحشیانہ طریقے سے قتل کر دیا گیا۔ ریلوے کے مسلم ملازمین کی ایسوسی ایشن نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا تھا جو ۱۱/ اگست 1948ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسے میں بعض مولویوں نے تقریریں کیں اور ہر شخص نے اپنی تقریر کے لئے ایک ہی موضوع یعنی ختم نبوت اختیار کیا۔ ان تقریروں کے دوران قادیانیوں کے کفر اور اس کے نتائج کی طرف بار بار اشارے کئے گئے۔

ابھی یہ جلسہ ہو رہا تھا کہ میجر محمود ایک مریض کو دیکھنے کے بعد واپس آتے ہوئے جلسہ گاہ کے پاس سے گزرے۔ اب یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ بظاہر ایک حادثہ ہے مگر بلاشبہ یہ مشیت ایزدی تھی کہ عین جلسے کے سامنے پہنچ کر ان کی موٹر کار ٹھہر گئی اور اس کو دوبارہ چلانے کی ہر کوشش ناکام ہو گئی۔ عین اس موقع پر ایک ہجوم موٹر کار کی طرف بڑھا اور اس نے میجر محمود کو گھسیٹ کر نیچے اتار لیا۔ میجر محمود نے بھاگ کر جان چھڑانے کی کوشش کی لیکن ان کا تعاقب کیا گیا۔

اب دیکھیں (قربانی) کے وقت یہ بھاگنے کا کیا مطلب ہے۔ ایک کابل کا شہزادہ ہے جو (قربانی) کی طرف بھاگ رہا ہے اور کچھ دوسرے ہیں جو (قربانی) سے بھاگ رہے ہیں۔ یہ کیوں ہے؟۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو بار بار یہ سمجھایا جا چکا ہے اور سمجھایا جاتا رہے گا کہ اپنی (قربانی) کے وقت جوابی کارروائی نہ کریں کیونکہ اس کے نتیجہ میں پھر اور بھی اشتعال پھیلتا ہے اور بہت سے معصوم مارے جاتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میجر صاحب (۔) مجبور تھے کہ ان لوگوں کے چنگل سے نکلیں اور ان کی جوابی کارروائی سے کسی شخص کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے جس کو بہانہ بنا کر پھر سارے پاکستان میں اشتعال انگیزی کی جا سکتی تھی۔ تو بعض باتیں سمجھانی پڑتی ہیں ورنہ تو عجیب لگتا ہے کہ ایک احمدی (قربانی) سے جہاں تک ممکن ہو بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے۔

چنانچہ آخر پتھر اور چھرے مار مار کر ان کو ہلاک کر دیا گیا۔ ان کی پوری انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں۔ ان کی نعش کے پوسٹ مارٹم معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جسم پر کند اور تیز دھار والے ہتھیاروں سے لگائے گئے چھبیس (26) زخم تھے اور موت ایک تو صدمے سے دوسرے داخلی جریان خون یعنی خون اندر بہت بہہ جانے کی وجہ سے واقعہ ہوئی جو بائیں پھیپھڑے' بائیں گردے اور جگر کے دائیں کنارے کے زخموں سے جاری ہوا تھا۔ عدالت لکھتی ہے کوئی شخص بھی اسلامی شجاعت کے اس کارنامے کی نیک نامی لینے پر آمادہ نہ ہوا اور بے شمار عینی شاہدوں میں ایک بھی ایسا نہ نکلا جو ان غازیوں کی نشاندہی کر سکتا یا کرنے کا خواہشمند ہوتا جن سے یہ "بہادرانہ" فعل صادر ہوا۔ لہٰذا اصل مجرم شناخت نہ کئے جا سکے اور مقدمہ بے سراغ ہی داخل دفتر کر دیا گیا۔

حضرت مصلح موعود (۔) کا ردعمل۔ آپ نے 21۔ ظہور اگست 1948ء کو خطبہ جمعہ میں ان الفاظ میں اس (قربانی) پر تبصرہ کیا۔ "میجر محمود احمد صاحب کی (قربانی) کا ردعمل لوگوں کے اپنے اپنے نظریہ کے مطابق ہوا ہو گا۔" اب یہ بھی حضرت مصلح موعود کا انصاف ہے کہ سب کو ملزم نہیں کر رہے بلکہ جانتے ہیں کہ بہت سے شریف لوگ وہاں موجود ہوں گے جنہوں نے اس بات کو ناپسند کیا ہو گا مگر چونکہ شرافت آج کل بزدل اور گونگی ہو چکی ہے اس لئے ہمیں ان کا علم نہیں ہو سکتا۔ فرماتے ہیں اپنے اپنے نظریہ کے مطابق ہو گا۔ "بعض کا بُرا اور غیر اسلامی ردعمل ہو گا اور بعض کے نزدیک اس کا ردعمل اچھا ہوا ہو گا"۔ لیکن ایک ردعمل تو بہرحال ایسا ہوتا ہے جو دیر تک چلتا رہتا ہے اور جس کے نتیجہ میں لوگوں کو حق قبول کرنے کی توفیق بھی ملتی رہتی ہے۔

فرماتے ہیں "یہ حملہ جو میجر محمود پر کیا گیا ہے' ہے تو اتفاقی حادثہ درحقیقت یہ حملہ احمدیت پر کیا گیا ہے۔ میجر محمود تو وہاں اتفاقاً چلے گئے اگر کوئی اور احمدی ہوتا تو اس کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آتا کیونکہ میجر محمود پر کسی ذاتی عناد کی وجہ سے حملہ نہیں کیا گیا بلکہ ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے.... اس واقعہ سے ہمارے اندر جو ردعمل ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ انہماک اور تندہی سے (دعوت الی اللہ) کی طرف متوجہ ہوں۔ ماموریں کی جماعتوں پر ظلم ہوتے ہیں اور وہ ظلموں کے نیچے بڑھتی اور پھولتی ہیں۔ دشمنوں میں بھی شریف الطبع انسان ہوتے ہیں ان کے اندر ظلموں کو دیکھ کر دلیری پیدا ہو جاتی ہے اور سلسلے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میجر محمود کی (قربانی) کے بعد ایک دوست آئے۔ ان کے دل میں احمدیت کی سچائی گھر کر گئی۔ پہلے بھی وہ سچائی کے قائل تھے لیکن ایمانی جرأت پیدا نہ ہوئی تھی۔ اس واقعہ نے ان کے اندر ایمانی جرأت پیدا کر دی اور وہ یہ کہتے ہوئے کہ میجر محمود احمد صاحب کی خالی جگہ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیت میں داخل ہوتا ہوں' احمدیت میں داخل ہو گئے۔ تو اس قسم کے ظلم و تشدد کے واقعات جماعت کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت (دعوت الی اللہ) پر صرف کرنا چاہئے تا صحیح عقائد ان پر واضح ہو جائیں اور احمدیت کی سچائی کھل جائے۔"

اب ماسٹر غلام محمد صاحب کی (قربانی) کا ذکر کرتا ہوں جو یکم اکتوبر 1950ء کو ہوئی۔ یہ صوبہ سرحد کے یا غیر ملکوں کے نہیں پاکستان میں ہونے والے واقعات ہیں۔ میجر محمود کا واقعہ بھی پاکستان ہی میں ہوا ہے۔ اب پاکستان کے واقعات میں یہ دوسرا واقعہ ہے۔ یکم اکتوبر 1950ء کو ایک احمدی مولوی نوردین سات دوسرے احمدیوں کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کی مہم پر چک نمبر5 میں گیا۔ یہاں کے غیر احمدیوں نے ان (۔) کو گھیر لیا۔ پھر ان پر کیچڑ پھینکی اور ان کے چہروں پر کالک ملی اور گندے پانی میں سے انہیں ہنکا کر ریلوے سٹیشن اوکاڑہ تک پہنچایا۔ پولیس میں اس واقعہ کی رپورٹ لکھوائی گئی جس پر ایک شخص مولوی فضل الٰہی زیر دفعہ 147' 342 زیر حراست لے لیا گیا۔ دشمن یہ بہانہ ڈھونڈتے ہیں کہ ہمارے کسی مولوی کو پکڑیں یا کوئی جوابی کارروائی کریں تو اس کے نتیجہ میں ہم سارے ملک میں ایک آگ لگا سکیں۔

اس گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر اوکاڑہ میں دکانیں بند ہو گئیں اور تین اکتوبر کی رات کو ایک جلسہ عام ہوا جس میں ہزاروں اشخاص شامل ہوئے۔ بہت سے مقررین نے تقریریں کیں جو بے انتہا اشتعال انگیز تھیں۔ ایک مقرر نے جلسہ کے نوجوان حاضرین سے اپیل کی کہ مرزائی فتنے سے قوم کو نجات دلاؤ اور بہت سے واقعات بیان کئے۔ علم دین (۔) کے اور دوسرے واقعات۔ یہ ایک لمبی تفصیل ہے جس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ تقریر سننے کے بعد محمد اشرف نے جو تقریریں سن چکا تھا ایک چھرے سے مسلح ہو کر غلام محمد

کا تعاقب کیا جبکہ وہ اوکاڑہ جا رہا تھا۔ محمد اشرف نے غلام محمد کو ایک نہر کے قریب جا لیا اور اس کے چھرا گھونپ دیا۔ غلام محمد کا زخم کاری تھا چنانچہ وہ تھانے کو لے جانے سے پہلے ہی مر گیا۔ محمد اشرف ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں اس نے یہ بیان دیا۔ تفصیل اسکے منہ سے سنئے۔ پہلے یہ کہا کہ ستمبر میں پھر کہا کہ اکتوبر کی تیسری تاریخ کو اوکاڑہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں رضوان ' بشیر احمد ' مولوی ضیاء الدین ' قاضی عبدالرحمان ' چوہدری محبوب عالم اور صدر جلسہ نے جو غالباً قاضی تھے پر جوش تقریریں کیں جن میں بتایا کہ مرزائی نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں۔ ہم حضور کی عظمت کے لئے اپنی جانیں دے دیں گے۔ تقریر میں یہ کہا گیا کہ جو لوگ ان کو پہچان کر نابود کرنے پر آمادہ ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ جلسے میں علم دین غازی کا بھی ذکر کیا گیا اور اس کی سرگزشت سنائی گئی......۔" یہ ساری تحریر میں نے اپنے قلم سے کاٹی ہوئی تھی وہ پرائیویٹ سیکرٹری نے غلطی سے لکھ دی ہے تو اصل حصہ ان کے قتل کے واقعہ کا میں اس شخص کے الفاظ میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔

"میں سائیکل پر چک نمبر 48 گیا جہاں ماسٹر تفریحی چھٹی پر اپنے گھر گیا ہوا تھا۔ میں چک میں ٹھہرا رہا تاوقتیکہ وہ سکول میں آ گیا۔ گاؤں کے چوک کی ایک دکان پر میں نے ایک سگریٹ پیا۔ جب میں باہر نکلا ماسٹر سکول میں نہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ماسٹر مرزائی ہے اور میں اسی نیت سے آیا تھا۔ چک میں میں نے ایک سید سے پوچھا کہ آیا حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہمارے بچوں کو پڑھانے پر کوئی کافر مقرر تھا۔ اس ماسٹر کا کیا حق ہے کہ وہ ہمارے چک میں مقیم ہے ' زمین الاٹ کرا رکھی ہے اور بچوں کو پڑھا رہا ہے۔ اس کے بعد میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ ماسٹر کہاں گیا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ چک 40/3R کو گیا ہے۔ میں نے پوچھا سائیکل پر یا پیدل جواب ملا سائیکل پر۔ میرے پاس اس وقت ایک چھرا تھا میں نے اس کو دو میل کے فاصلے پر جا لیا اور وہاں میں نے اپنے سائیکل سے اتر کر اس کے سائیکل کو دھکا دیا اور اسے گرا لیا۔ میں نے ماسٹر کو چھرے سے ایک ضرب لگائی اور وہ بھاگ کر چھوٹی نہر کے پانی میں گھس گیا۔ چھرا ٹھیک نہ رہا۔ میں نے اسے درست کیا اور پھر پانی میں اور ضربیں لگائیں۔ میں اس کو مار رہا تھا کہ ادھر ادھر سے کچھ لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے مجھے روکا۔ میں نے ان سے کہا مجھے نہ روکو میں ایک کافر کو قتل کر رہا ہوں اور ایک اجنبی شخص نے مجھ سے سوالات کئے۔ میں نے اس کو بھی یہی بتایا کہ میں نے ایک کافر کو ہلاک کر دیا ہے۔ پھر میں اوکاڑہ چلا آیا۔ اوکاڑہ آ کر کسی نے اس سے کوئی بازپرس نہیں کی۔"

جتنے بھی احمدیوں کے قاتل ہیں ان کے خلاف قانون مجرم ہے کسی انگریز مفکر نے بہت اچھی بات لکھی تھی کہ دنیا میں سب سے زیادہ بھیانک مظالم اس ملک میں توڑے جاتے ہیں جہاں قانون مجرم ہو چکا ہو۔ اگر قانون مجرموں کی پشت پناہی کرتا ہے تو وہاں سب سے زیادہ بھیانک مظالم معصوموں پر توڑے جاتے ہیں۔ یہ فقرہ بعینہٖ (۔۔۔) پر چسپاں ہوتا ہے۔

اب میں چوہدری بدر دین صاحب آف راولپنڈی کی (قربانی) کا ذکر کرتا ہوں جو 10۔ اکتوبر 1950ء کو ہوئی۔ ماسٹر غلام محمد صاحب (۔) کی دردناک (قربانی) کا زخم بالکل تازہ ہی تھا کہ صرف چند روز بعد جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک سادہ مزاج اور خاموش طبع بزرگ اور (رفیق) چوہدری بدر دین صاحب (۔) لدھیانوی گولی مار کر (قربان) کر دیئے گئے۔ چوہدری صاحب موصوف 1890ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں پائی۔ انہوں نے 1899ء کے لگ بھگ حضرت مسیح موعود (۔) کی بیعت کی۔ عرصۂ دراز تک جماعت احمدیہ لدھیانہ کے سیکرٹری مال اور سیکرٹری امور عامہ رہے۔ فسادات 1947ء میں آپ گوالمنڈی راولپنڈی میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔

راولپنڈی میں احرار کانفرنسوں نے سخت اشتعال پھیلا دیا اور 10۔ اکتوبر 1950ء ساڑھے چھ بجے شام گوالمنڈی کے باغیچہ میں آ رہے تھے کہ فائر بریگیڈ کے پاس ایک شخص ولایت خان نے ان پر پیچھے سے فائر کیا اور گولی ان کی پشت کو چیرتی ہوئی پیٹ کی طرف سے نکل گئی۔ اتفاق سے اس وقت ایک سب انسپکٹر پولیس نے جو کسی کام کے تعلق میں باہر سے راولپنڈی آئے ہوئے تھے قاتل کو گولی چلاتے دیکھ لیا اور اسے موقع پر ہی گرفتار کر کے اس کا پستول چھین لیا اور جیسا کہ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب 1953ء کے فاضل ججوں نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے عینی شاہدوں میں سے ایک نے جس پر سیشن جج اور ہائی کورٹ دونوں نے اعتبار کیا ہے یہ بتایا کہ مجرم کو عین موقع پر گرفتار کیا گیا تو اس نے خود یہ اقرار کیا کہ میں نے بدر دین کو اس لئے ہلاک کیا ہے کہ وہ احمدی ہے۔ اور اس کا کچھ نہیں بنا۔

چوہدری بدر دین صاحب (۔) گولی لگنے سے گر پڑے۔ ان کے ایک داماد ڈاکٹر میر محمد صاحب قریشی نے آپ کو ایمبولینس کار کے ذریعے سول ہسپتال پہنچایا مگر آپ جانبر نہ ہو سکے اور اگلے دن گیارہ بجے کے قریب ساٹھ سال کی عمر میں آپ کو (قربانی) کے ذریعے عمر جاودانی نصیب ہوئی۔ اناللہ.... بے ہوشی کے عالم میں بھی آپ کی زبان پر مسنونہ دعائیں اور کلمہ طیبہ جاری رہا۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے مگر آپ نے اپنے پیچھے چونتیس افراد کا کنبہ بطور یادگار چھوڑا ہے۔

اب صوبہ سرحد میں ہونے والی ایک (قربانی) کا ذکر کرتا ہوں یہ کیونکہ ایسے ضلع کی (قربانی) ہے جو کبھی سرحد میں بھی شمار ہوتا ہے ' کبھی پنجاب میں بھی شمار ہوتا ہے یعنی ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ ' مولوی عبدالغفور صاحب۔ آپ دس برس کی عمر میں قادیان پہنچے اور 1906ء میں حضرت مسیح موعود (۔) کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کو قادیان کی پیاری اور پر انوار برکت سے اس قدر محبت اور عقیدت ہو گئی کہ اپنے بڑے بھائی حکیم نظام جان صاحب (۔) کو بھی آنے کی ترغیب دی جس پر حکیم صاحب مستقل ہجرت کر کے قادیان ہی کے ہو گئے۔ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ اذان سے پہلے اٹھتے اور اپنے ملازم کو ہمراہ لے کر دریا سے پار چکیوں پر چلے جاتے تھے۔ نماز فجر وہیں ادا کرتے اور اسی عرصہ میں ان کا سات سالہ بچہ عبداللطیف چائے لے کر وہاں پہنچ جاتا۔ دونوں ناشتہ کرتے اور زمین کی دیکھ بھال کے بعد اپنے گاؤں لوٹ آتے۔

21/ستمبر کو بوقت صبح آٹھ بجے آپ اپنے بچے عبداللطیف کو لے کر اپنے گھر سے پن چکیوں کی نگہداشت کے لئے نکلے۔ آپ چار فرلانگ تک گئے تھے کہ ایک کمین گاہ سے آپ پر بندوق کا فائر کیا گیا۔ اس کے بعد آپ کو اور آپ کے بچے کو کلہاڑی سے (قربان) کر دیا گیا۔ ظالم قاتل بھاگ گئے اور بے گور و کفن لاش کی نگرانی آپ کا گھریلو کتا کرتا رہا جو کبھی آپ کی نعش کی طرف جاتا اور کبھی ان کے بچے کی نعش کی طرف جاتا تھا۔ پس دیکھو کتے کو بھی خدا تعالیٰ نے ان بدبختوں پر یہ فضیلت بخشی ہے۔ وہ (۔) کی نعشوں کی نگرانی کر رہا تھا اور ظالم اس سے بے پرواہ ہو کر اپنی خباثتوں میں مصروف ہو چکے تھے۔ مولوی عبدالغفور صاحب نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ' تین لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑیں۔ اب ان سب کے خاندان گواہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کتنے فضل نازل فرمائے ہیں۔ دنیا تو ان واقعات کو بھول سکتی ہے مگر خدا کبھی نہیں بھولتا اور اپنے بے شمار انوار کے ذریعے ان کی اولاد در اولاد پر ثابت کرتا چلا جاتا ہے کہ تم جو کچھ دنیا میں پا رہے ہو اور جو آخرت میں پاؤ گے وہ تمہارے بزرگ (قربان ہونے والوں) کی برکت ہے۔

اب یہ واقعۂ (قربانی) 1956ء کی محترم داؤد جان (۔) صاحب کی ہے ' یہ بھی صوبہ سرحد کے ہیں اور وہیں (قربان) کئے گئے۔ 23/مارچ 1956ء کو خطبہ ثانیہ کے بعد حضرت مصلح موعود نے نماز ہائے جنازہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ' "چوتھا جنازہ جو بہت تکلیف دہ ہے کابل کے ایک احمدی دوست داؤد جان صاحب کا ہے۔ یہ مخلص دوست جلسہ پر ربوہ آئے ہوئے تھے۔ واپس گئے تو بعض لوگوں نے ان کی شکایت حکام کے پاس کر دی۔ انہوں نے بلا کر دریافت کیا کہ تم ربوہ گئے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں میں ربوہ گیا تھا۔ اس پر انہیں قید کر دیا گیا مگر ان کی قوم کی اس سے تسلی نہ ہوئی۔ چنانچہ ایک بہت بڑے ہجوم نے قید خانے پر حملہ کر دیا اس کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دیں اور پھر انہیں نکال کر باہر لے گئے اور کھلے میدان میں انہیں کھڑا کر کے (قربان) کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کی (قربانی) پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود (-) نے فرمایا "مرنا تو سب نے ہے لیکن اس قسم کی موت بہت دکھ اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے اور مارنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق بناتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ (-) کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آگئی ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کی جائے۔ آپ نے فرمایا ظالم کو ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔ پس تم دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی حفاظت فرمائے اور جن لوگوں نے غلطی کی ہے انہیں بھی ہدایت دے تا بجائے اس کے کہ وہ احمدیوں کے خلاف تلوار اٹھائیں ان کے دل احمدیت کے نور سے منور ہو جائیں اور انہیں نیکی کی راہوں پر چلنے کی توفیق نصیب ہو۔" (روزنامہ الفضل 13- اپریل 1956ء)

حضرت مصلح موعود (-) کے خطبہ فرمودہ 30/مارچ 1956ء مطبوعہ الفضل سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کھلے میدان میں کھڑا کر کے گولی مار کر (قربان) کر دیا گیا تھا۔

اب حضرت مصلح موعود کے دور میں ہونے والی بے شمار (قربانیوں) میں سے میں اب ایک آخری (قربانی) کا تذکرہ کرتا ہوں۔ (-) مرحوم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب ابن خان میر خان صاحب افغان تھے۔ یہ خان میر خان حضرت مصلح موعود کے ایک جانثار محافظ تھے اور ایسا کام کرتے تھے صرف حفاظت کا ہی نہیں بلکہ سامان وغیرہ بھی خود اٹھا اٹھا کر گاڑیوں میں رکھنا اور بچوں کی بھی حفاظت کرنا' ان کی بھی دلداری کرنی۔ غرضیکہ حضرت مصلح موعود کے پہرہ داروں میں سے خان میر ایک بے مثل پہریدار تھے۔

مریم سلطانہ جو ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب' آپ کے بیٹے کی بیگم اور آپ کی بہو تھیں وہ بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ ضلع کوہاٹ کے علاقہ ٹل میں مقیم تھی۔ اس علاقے میں کوئی احمدی گھرانہ نہ تھا۔ 1956ء میں وہاں مخالفت کی آگ بہت بھڑکی۔ 29 جون 1956ء کو مخالفین میرے خاوند کو دھوکہ دے کر ایک مریض کے علاج کے لئے پانچ چھ میل دور علاقہ غیر میں لے گئے۔ یہ سراسر جھوٹ بول کر لے جانے والا گاؤں کا ایک ملاں تھا۔ اس نے انسانی ہمدردی کے نام پر ان سے اپیل کی کہ سات میل دور تمہیں جانا پڑے گا مگر ایک مریض ہے اور اس کی خاطر اگر تمہارے دل میں سچی ہمدردی ہے انسانیت کی تو وہاں پہنچو اور اس کا علاج کرو لیکن جونہی یہ بدبخت گاؤں پہنچا اس نے نہایت غضبناک آواز میں اعلان کیا کہ یہ قادیانی ڈاکٹر ہے میں اسے نہیں چھوڑوں گا جب تک اسے گولی نہ ماروں اور وہیں گولی مار کر (قربان) کر دیا۔

مریم سلطانہ کو (قربانی) کی خبر ملی تو ارد گرد کوئی بھی ان کا ہمدرد نہ تھا۔ سب مخالف تھے۔ لیکن بڑی بہادر خاتون تھیں۔ یہ ہمت کر کے' بچوں کو خدا کے سپرد کر کے اپنے میاں کی نعش لینے کے لئے نکل کھڑی ہوئیں۔ جس قسم کے حالات تھے نعش کا ملنا ممکن نظر نہیں آتا تھا لیکن آپ لاش کی تلاش میں سرگرداں پھرتی رہیں۔ کہتی ہیں کہ میں لاش تلاش کرتی پھرتی تھی اور شہر کے لوگ میرے شوہر کے قتل پر خوشیاں منا رہے تھے۔ میں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ پھر کوئی میرے غم میں شریک نہ تھا۔ آخر انہوں نے یعنی مریم نے آخر لاش حاصل کر ہی لی اور ٹرک کا انتظام بھی خود ہی کیا۔ بڑی بہادر خاتون تھی' خود اکیلے ہی یہ سارے کام کئے۔ ٹرک کا انتظام کر کے اس میں لاش رکھ کر چاروں بچوں کو ہمراہ لے کر ربوہ روانہ ہو گئیں۔

کہتی ہیں میں آہوں اور سسکیوں میں زیر لب دعائیں کرتی رہی اور ان کے شوہر کی دکان بھی لوٹ لی گئی۔ قاتل وہاں دندناتا پھرتا تھا لیکن کوئی اسے پکڑنے والا نہ تھا لیکن خدا کی پکڑ سخت ہوتی ہے۔ اب یہ وہ آخری بات ہے جس سلسلے میں میں جماعت کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی احمدیوں کو (قربان) کرنے والے ظالم لوگ ہیں ان کی خبر تو لے کر دیکھیں کہ حکومت کی پکڑ سے تو وہ بچ گئے لیکن ان پر خدا کی کیسی پکڑ آئی۔ میں جب وقف جدید میں تھا تو مجھے یہ شوق تھا' میں جستجو کیا کرتا تھا تو ایک خاندان کے متعلق جس نے بہت ظالمانہ طریق پر ایک احمدی کو مارا تھا اس کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ سارا خاندان ایک حادثہ میں بس میں جل گیا اور تمام کے تمام جل کے مر گئے۔ پس اس پہلو سے بھی مجھے شوق تھا کچھ مواد میں نے وہاں اکٹھا کروایا تھا وہ اللہ بہتر جانتا ہے کہاں گیا۔ لیکن احمدی محققین کو یا جن جن علاقوں میں یہ لوگ بستے ہیں جو قتل کرنے کے بعد دندناتے پھرتے تھے ان کے علاقے کے احمدیوں کو چاہئے کہ ان کے حالات جمع کریں اور دیکھیں کہ خدا کی تقدیر نے ان کو کیسے پکڑا۔

اب ان کے بیان کے مطابق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ یہ شخص جو دندناتا پھرتا تھا یہ پاگل ہو گیا اور دیوانگی کی حالت میں گلیوں میں نیم برہنہ پھرتا رہا اور کچھ عرصہ نظر آنے کے بعد کہیں ہمیشہ کے لئے گم ہو گیا۔ وہ ملاں جو مریض دکھانے کے بہانے ڈاکٹر کو بلانے آیا تھا وہ بھی اپنے بھائی کے ہاتھوں بیوی بچوں سمیت قتل ہو گیا۔ تو اللہ کی پکڑ ڈھیل تو دکھاتی ہے مگر بہت سخت ہوا کرتی ہے۔ مگر ارباب حل و عقد کو تو خدا کی پرواہ کوئی نہیں۔ یہ تو تاریخ ان کو بتائے گی کہ یہ کہاں جا رہے ہیں اور کس گڑھے میں کود رہے ہیں آجکل جو وہاں حال گزر رہا ہے' گلی گلی ظلم کا شکار بن چکی ہے' اتنے بھیانک مظالم ہو رہے ہیں کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

مزقهم کل ممزق وسحقهم تسحيقا کی تقدیر ہے جو (-) چلتی دکھائی دے رہی ہے۔ مزقہم کی چکی کے نیچے یہ سارے پیسے جا رہے ہیں اور کسی کو پتہ نہیں کہ ابھی مرنے کے بعد ایک اور چکی میں بھی پیسے جائیں گے جس کا پیسا جانا ہمیشہ کے لئے یا اتنے لمبے عرصہ کے لئے ہے جسے ہمیشگی کہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 18- جون 1999ء)

خدا کی رہ میں ذلیل ہونا اور اس کی رہ میں فقیر ہونا
یہی تو عزّت ہے عاشقوں کی یہی ہے ان کا امیر ہونا

وزیر بننے کی مجھ کو خواہش نہ چاہتا ہوں سفیر ہونا
مجھے تو بھاتا ہے میرے پیارے ترے ہی در کا فقیر ہونا

مری فقیری مجھے امیری' مری گدائی ہے مجھ کو شاہی
رہے تمہیں منعمو مبارک! امیر ہونا کبیر ہونا

عزیز ہوں گر نگہ میں تیری تو مجھ کو منظور ہے خوشی سے
بچشمِ دنیائے بے حقیقت ذلیل ہونا حقیر ہونا

کبھی بشارت وصال کی دی کبھی مجھے ہجر سے ڈرایا
سمجھ میں آیا ہے اس طرح بھی ترا بشیر و نذیر ہونا

کٹھن ہے عشق و وفا کی منزل تڑپ رہے ہیں ہزارہا دل
قسم تجھے تیری حُسنِ کامل ذرا مرے دستگیر ہونا

اگر نہیں آتشِ محبت تو خاک ہے زندگی کی لذّت
عجیب نعمت ہے اس جہاں میں ظفرؔ کسی کا اسیر ہونا

ظفر محمد ظفرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

34 واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 30 جولائی تا یکم اگست 1999ء

ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے پروگرام - پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 30 - جولائی 1999ء

1-00 p.m. اسلام آباد سے نشریات کا آغاز
3-30 p.m. حضور کا معائنہ جلسہ گاہ
4-00 p.m. تلاوت - خبریں
4-30 p.m. بیرونی مہمانوں کے لائیو انٹرویو
5-00 p.m. خطبہ جمعہ
6-10 p.m. مختلف پروگرام-
7-10 p.m. مختلف اعلانات
7-25 p.m. پرچم کشائی لوائے احمدیت اور افتتاحی خطاب
10-00 p.m. تلاوت-
10-05 p.m. انٹرویوز
10-15 p.m. مختلف پروگرام-
11-25 p.m. خطبہ جمعہ 99-7-30 (دوبارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 31 - جولائی 1999ء

12-25 a.m. انٹرویوز اور مختلف پروگرام-
1-00 a.m. لندن سٹوڈیو سے نشریات کا آغاز تلاوت نظم اور افتتاحی خطاب (دوبارہ)
2-30 a.m. انٹرویوز اور مختلف پروگرام-
3-00 a.m. فرنچ دوستوں سے ملاقات-
4-00 a.m. تلاوت- چلڈرنز کارنر- انٹرویوز-
5-00 a.m. خطبہ جمعہ 99-7-30 (دوبارہ)
6-00 a.m. نظم-انٹرویوز-
6-15 a.m. تلاوت نظم اور افتتاحی خطاب (دوبارہ)
7-45 a.m. اردو کلاس
8-45 a.m. مختلف پروگرام / فرنچ دوستوں سے ملاقات-
9-45 a.m. نظم-انٹرویوز-
10-00 a.m. تلاوت-خبریں-انٹرویوز-
11-00 a.m. ماریشین پروگرام-
11-50 a.m. جلسہ سالانہ ربوہ کے بارہ میں مشاعرہ
1-00 p.m. اسلام آباد سے نشریات کا آغاز- مختلف پروگرام-
2-00 p.m. جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز- مختلف شخصیات کی تقاریر-
3-30 p.m. تلاوت- نظم
3-45 p.m. حضور کا مستورات سے خطاب (لائیو)
5-30 p.m. لجنہ سے انٹرویوز-
5-45 p.m. نظم
6-00 p.m. ڈاکومنٹری-

Behind the Scenes of M T A

7-00 p.m. نظم- انٹرویوز- مختلف پروگرام-
8-00 p.m. جلسہ کے تیسرے سیشن کا آغاز- تلاوت- نظم- حضور کا دوسرے دن کا خطاب
10-00 p.m. تلاوت- انٹرویوز- مختلف پروگرام-
11-00 p.m. مختلف شخصیات کی تقاریر (دوبارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار یکم اگست 1999ء

12-30 a.m. انٹرویوز- نظم- مختلف پروگرام-
1-00 a.m. لندن سٹوڈیو سے نشریات کا آغاز حضور کا لجنہ سے خطاب (دوبارہ)
2-30 a.m. ڈاکومنٹری-

Behind the Sceres of M T A

3-30 a.m. انٹرویوز- نظم- مختلف پروگرام (دوبارہ)
4-00 a.m. تلاوت-خبریں-
5-00 a.m. تلاوت- نظم- حضور کا دوسرے دن کا خطاب (دوبارہ)
7-00 a.m. انٹرویوز- مختلف پروگرام-
7-30 a.m. حضور کا لجنہ سے خطاب (دوبارہ)
9-00 a.m. مختلف شخصیات کی تقاریر (دوبارہ)
10-00 a.m. تلاوت-خبریں-
11-00 a.m. تلاوت- نظم- حضور کا دوسرے دن کا خطاب (دوبارہ)
1-00 p.m. اسلام آباد سے نشریات کا آغاز ڈاکومنٹری اور دوسرے پروگرام-
1-45 p.m. اعلانات اور جلسہ کی تیاری
2-00 p.m. چوتھا سیشن- مختلف شخصیات کی تقاریر
3-15 p.m. حضور کے ساتھ عالمی مجلس سوال و جواب
5-00 p.m. عالمی بیعت
5-30 p.m. ڈاکومنٹری-

Behind the Scenes of M T A

6-30 p.m. انٹرویوز اور دوسرے پروگرام-
7-00 p.m. ڈاکومنٹری
7-45 p.m. اعلانات-
8-00 p.m. اختتامی اجلاس تلاوت نظم حضور کا اختتامی خطاب اور دعا
10-00 p.m. تلاوت- انٹرویوز اور دوسرے پروگرام-
11-00 p.m. چوتھا اجلاس مختلف شخصیات کی تقاریر (دوبارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوموار 2 - اگست 1999ء

12-30 a.m. انٹرویوز اور دوسرے پروگرام-
1-00 a.m. لندن سٹوڈیو سے نشریات کا آغاز عالمی مجلس سوال و جواب (دوبارہ)
2-30 a.m.

Behind the Scenes of M.T.A.

3-30 a.m. انٹرویوز اور دوسرے پروگرام-
5-00 a.m. حضور کا اختتامی خطاب (دوبارہ)
7-30 a.m. عالمی مجلس سوال و جواب (دوبارہ)
3-00 p.m. خطبہ جمعہ 99-7-30 (دوبارہ)
7-00 p.m. حضور کا افتتاحی خطاب (دوبارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 3 - اگست 1999ء

7-00 p.m. حضور کا لجنہ سے خطاب (دوبارہ)
نیز یہ خطاب اسی روز رات 2 بجے اور بدھ کو صبح 50-8 پر بھی نشر ہو گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 4 - اگست 1999ء

7-00 p.m. حضور کا دوسرے دن کا خطاب (دوبارہ)
نیز یہ خطاب اسی روز رات 2 بجے اور جمعرات کو صبح 50-8 پر بھی نشر ہو گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 5 - اگست 1999ء

7-00 p.m. حضور کا اختتامی خطاب (دوبارہ)
نیز یہ خطاب اسی روز رات 2 بجے اور جمعہ کو صبح 50-8 پر بھی نشر ہو گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سردار محمد صاحب کارپنٹر نظامت جائیداد کو چار روز تک فضل عمر ہسپتال میں بندش پیشاب کی شکایت کی وجہ سے زیر علاج رہنے کے بعد اب طبی ہدایت کے تحت لاہور لے جایا جا رہا ہے۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی والدہ محترمہ ثریا آصفہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیع گجر صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ عرصہ گذشتہ ایک ماہ سے پتے میں پتھری کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آگئی ہیں مگر ابھی تکلیف موجود ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مقابلہ جات سوئمنگ

○ "آل ربوہ مقابلہ جات سوئمنگ مورخہ 28'29 جولائی 1999ء بروز بدھ' جمعرات منعقد ہو رہے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس موقع پر تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(مہتمم مقامی ربوہ)

گمشدہ عینک

○ نظر کی ایک عدد عینک مریم سکول اور کلینک ڈاکٹر صداقت دارالنصر کے درمیانی راستہ میں کہیں گر گئی ہے براہ کرم جس کو ملی ہو۔ دفتر الفضل میں یا دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
نواز سیٹلائٹ
پروپرائٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور-5400
فون 7351722

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر 051-275757
275738
A-3 بیول پلازہ- فضل الحق روڈ- بلیو ایریا اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 26 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 درجے سنٹی گریڈ
27-جولائی- غروب آفتاب- 7-11
28-جولائی- طلوع فجر- 3-43
28-جولائی- طلوع آفتاب 5-19

بھارت مشروط مذاکرات پر راضی

سنگاپور میں امریکہ اور بھارت کے وزرائے خارجہ کی ملاقات کے بعد بھارت کے وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے بعض شرائط کے تحت پاکستان سے مذاکرات پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ کنٹرول لائن کا احترام کیا جائے، مجاہدین کے مکمل انخلاء کا وعدہ پورا کیا جائے اور مجاہدین کی امداد روکی جائے۔ امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے کہا کہ امریکہ مسئلہ کشمیر میں ثالث نہیں بنے گا۔ مگر یہ سوال اپنی جگہ پر اہم ہے کہ دونوں ممالک کس طرح مدد دے سکتے ہیں بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ کارگل کا تنازعہ طے کرانے میں امریکی صدر کے کردار سے درست سمت میں پیش قدمی ہوئی ہے اس کے لئے امریکہ کے شکر گزار ہیں۔

پاکستان وعدہ پورا کرے

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان حریت پسندوں کی واپسی کا وعدہ پورا کرے۔ مسئلہ کشمیر پاکستان اور بھارت کا باہمی معاملہ ہے۔ دونوں ملکوں کو اعلان لاہور پر مزید "ورک" کرنے کی ضرورت ہے۔

بھارتی سیکرٹری خارجہ کا بیان

ایک طرف بھارتی وزیر خارجہ امریکی وزیر خارجہ سے پاکستان کے ساتھ مذاکرات کی شرطیں بیان کر رہے تھے تو دوسری طرف بنگلور میں "کارگل اور اس کے بعد" نامی ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی سیکرٹری خارجہ رگھوناتھ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان سے بات چیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ بھارت کا اٹوٹ انگ ہے پاکستان کنٹرول لائن کا احترام کرے تو اس سے تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں۔

کشمیر عالمی مسئلہ بن گیا

بی بی سی نے کہا ہے کہ سنگاپور میں جسونت البرائیٹ ملاقات سے کشمیر عالمی مسئلہ بن گیا ہے۔ ایک طرف بھارت کشمیر کے معاملہ میں ثالثی سے انکار کرتا ہے تو دوسری طرف اس نے اس معاملہ پر امریکی وزیر خارجہ سے بات چیت کرکے اسے خود ہی عالمی مسئلہ بنا دیا ہے۔

ایک بھی مجاہد پاکستان نہیں آیا

وزیر اطلاعات مشاہد حسین، دفتر خارجہ کے ترجمان طارق الطاف اور فوج کے ترجمان بریگیڈیئر راشد نے اخبارات کے ایڈیٹروں اور سینئر صحافیوں کو بتایا ہے کہ کارگل سے ایک بھی مجاہد پاکستان نہیں آیا۔ پاکستان فوجی پہلے کی طرح اپنے علاقے میں 19- ہزار فٹ بلند چوٹیوں پر بیٹھے ہیں مجاہدین کہاں گئے ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ پاک فوج نے کبھی کنٹرول لائن عبور نہیں کی۔ بھارت کے 2 ہزار فوجی مارے گئے۔ اب عالمی سفارتی دباؤ بھارت پر منتقل ہوگیا ہے۔

قاضی کا ملین مارچ

جماعت اسلامی نے 25- جولائی کو لاہور میں ملین (دس لاکھ) افراد کے مارچ کا اعلان کیا تھا۔ یہ مارچ ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک کیا گیا۔ جماعت اسلامی کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ شرکاء کی تعداد 5 لاکھ تھی۔ بی بی سی نے یہ تعداد 40 ہزار پولیس کنٹرول نے 13- ہزار اور سپیشل برانچ نے 24 ہزار بتائی۔ قاضی نے کہا کہ اعلان واشنگٹن ناقابل معافی جرم ہے۔ حکمرانوں کو جانا ہوگا۔

بٹالک مشکو میں شدید لڑائی

مقبوضہ کشمیر کے بٹالک اور مشکو سیکٹروں میں بھارت اور مجاہدین کے درمیان شدید لڑائی کی خبریں ملی ہیں جبکہ دراس پر بھارت نے قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔

بینظیر الطاف ملاقات روک دی گئی

پیپلز پارٹی کی سنٹرل کمیٹی نے بینظیر بھٹو کی الطاف حسین سے ملاقات روک دی ہے۔ ایم کیو ایم نے پی پی پی کی قیادت سے مذاکرات کو لندن میں اپنے ہڑتالی کیمپ میں شرکت سے مشروط کردیا۔ پیپلز پارٹی کے انکار پر اختلافات بڑھ گئے۔

32- ہزار فوجی واپڈا سے واپس

واپڈا سے فوج کے 32- ہزار افسران اور جوان واپس چلے گئے ہیں۔ تاہم واپڈا کے چیئرمین ڈپٹی چیئرمین اور بعض دیگر اعلیٰ ترین عہدوں پر فوجی برقرار رہیں گے۔

منہ توڑ جواب دیں گے

پاک فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ دشمن کو ایسا منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں کہ مدتوں یاد رکھے گا۔ لائن آف کنٹرول پر دشمن کے جارحانہ حملے پسپا کرکے پاک فوج نے جوانمردی دکھائی۔

برطانیہ نے پاکستانی سامان روک لیا

برطانیہ نے امریکہ سے پاکستان جانے والا ایٹمی سامان روک لیا۔ تین افراد کو گرفتار کرکے ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ یہ سامان 20 ٹن وزنی اجزاء پر مشتمل تھا اور ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں استعمال ہوتا تھا۔

ہمارے ہاں جستی روم کولر۔ کوکنگ رینج۔
ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822
5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

شاہ حسن کو سپرد خاک کر دیا گیا

مراکش کے شاہ حسن ثانی کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی جنازہ میں کوفی عنان، شاہ عبداللہ، حسنی مبارک اور یاسر عرفات سمیت کئی مسلمان سربراہوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ امریکہ اور فرانس کے صدر، شہزادہ چارلس، رابن کک اور اسرائیل کے صدر اور وزیر اعظم بھی شامل ہوئے۔

شاہ حسن کی وفات کے بعد مرحوم کے بڑے صاحبزادے سیدی محمد نے بادشاہ کے طور پر اقتدار سنبھال لیا ہے۔

شاہ حسن مرحوم نے 38 سال مراکش پر حکومت کی انہوں نے اسلامی سربراہی کانفرنس کے آغاز میں اہم خدمات انجام دیں۔ پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس مراکش کے دارالحکومت رباط میں منعقد ہوئی۔ اس کے علاوہ انہوں نے القدس کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر بھی عالم اسلام کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔

شاہ حسن مرحوم اپنی دور اندیشی، مدبرانہ قیادت اور دانشمندی کے باعث عالم اسلام کے قد آور اور قابل احترام رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے۔

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
اِفتتاح ہو چکا ھے
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور- ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971

ربوہ میں رہائشی پلاٹ
ایک کنال رقبہ کا پلاٹ نمبر 4/9 دارالعلوم شرقی قابل فروخت ہے۔ رجوع فرمائیں۔
سید ممتاز احمد
ﻟﯽ 81- ڈیفنس سوسائٹی کراچی 75500
فون 5880119-4929418

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر نایاب کلاتھ ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چنوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ
فون شوروم چنوٹ 04942-3171
04524-510

ضرورت سیلز آفیسرز
ہمیں اپنی تیار کردہ ہومیوپیتھک پراڈکٹس مدر ٹنکچرز، پوٹینسی، بائیوکیمک سالٹس، الیکٹروہومیوپیتھک ادویات، باخ ریمیڈیز اور ویٹرنری میڈیسنز کیلئے پاکستان کی ضلعی سطح پر سیلز آفیسر درکار ہیں۔
گریجویٹ اور ذاتی سواری والے کو ترجیح دی جائے گی۔ ضرورت مند حضرات فوری طور پر اپنے مکمل کوائف کے ساتھ ادارہ سے رابطہ قائم کریں۔
النور الیکٹرو میڈیکا رجسٹرڈ
603/A پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد
فون 041-44384-721221

ہومیوپیتھک ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیور یٹو ہومیو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
سکندر پورہ بازار نزد پوسٹ آفس پشاور شہر
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ کی تمام ادویات ری ٹیل، ہول سیل پر دستیاب ہیں۔ نیز خالی شیشیاں ہر سائز، پوٹینسی، سادہ گولیاں شوگر آف ملک اور 117 ادویات کا خوبصورت بریف کیس اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہومیوپیتھک کتاب بھی دستیاب ہے۔ ادویات کا معلوماتی لٹریچر مفت حاصل کریں۔